نورافشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

قیمت سالیانہ بلا محصول عہ؎ | قیمت سالیانہ معہ محصول للعہ

نمبر ۵۰ جلد ۴ | لودیانہ ۱۴ دسمبر ۱۸۷۶ء | قیمت فی پرچہ ۲ پائی

بھجن من تصنیف مسس اپریل از روڑکی

دُنیا ہو دورنگی بابا - کوئی ہنستا کوئی روتا ہی -

پاپین من اُور جپا کے بوے - کاہی کو مرُ دُبوتا ہی -

ای رنگ او رکیس تماشا - بھجن بھاو کہیں ہوتا ہی -

کوئی ماتھہ مٹا کر اپنا - بلک بلک ہی کھوتا ہی -

بنے بنے کا نور جگ ہی - سب بہنا گوتا ہی -

گرجے میں کوئی کام نہ آوے کسکا ناتی ہوتا ہی -

محل بنائے باغ لگائے - ات آنندت ہوتا ہی

پسے کارج کر کے پیارے - مجھ کو کیا پھل ہوتا ہی

گنگا جل میں سانجھ سکارے - مارتھ نت اُٹھ غوتا ہی -

من کا میل رہا من ماہی - پاپ سے کیوں نہیں ہوتا ہی

تیرتھ برت کی پھل نا ہیں کیوں سدیوں دن کھوتا ہی

یسوع دھیان دھرو من ماہی - دوجیون کا سوتا ہی

عیسیٰ نام لکھے مریا پن - اہر پار تھ ہوتا ہی -

واکو من جانو تستاری - وہ سب ہی کو ڈھوتا ہی -

غزل

من تصنیف یکے از مستحسان حق

جو قربانی مسیح کا قایل ہی الاملتجی فضل مسیح اور مستدعی مددو دعا مسیحیان ہی +

فضل تیرا ای مسیح درکار ہی -
دین ودنیا کا تو ہی مختار ہی -

التجا غم دیدگان کی تجھ سے ہی -
عاجزوں کا تو بڑا غمخوار ہی -

ہم گنہگاروں کے بدلے جان دی
پورا تو نے کر دیا اقرار ہی -

ایسا رتبہ ہی مسیحا پاک کا -
جسکو ابر دے نے کہا دلدار ہی

چھوڑ کر تجکو کہاں در در پھروں
راستبازوں کو یہاں انکار ہی

خاص پیارا ہی تو ایزد پاک کا -
پس مسیحا واقف اسرار ہی -

بس میرے ہمدرد دل کو کھولدے
ای مسیحا تو گل گلزار ہی -

محامد مسیح

مسیحا عاصیوں کا آسرا ہی -
وہی بیمار کا دار الشفا ہی -

مسیحا دردمندوں کی دوا ہی
مسیحا بے قراروں کی شفا ہی

نورافشاں

—— سرحدی خبروں کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہی کہ ضرور آفریدیوں کی سرکوبی کیجاویگی - کیونکہ حضور کمانڈر انچیف اُس طرف کا آجکل دورہ کر رہے ہیں اور دیکھہ رہے ہیں کہ اُن کے ساتھہ کس طرح پیش آنا چاہیے گورنمنٹ نے اُس گھاٹی کو بند کر دیا ہی کہ جس سے پہاڑی لوگ پشاور میں آتے تھے اور ضروری اشیاء خرید کر لیجاتے تھے +

—— دربار دہلی کی شمولیت کے واسطے روساء و نواب و راجہ وغیرہ داخل دہلی ہونے لگے ہیں یہہ خبر جو افواہاً مشہور ہو گئی تھی کہ کہ دہلی میں ہیضہ شروع ہونے لگا ہی یہہ خبر غلط ہی - وہاں جو بیماری ہوئی تھی سو وہ از قسم ہیچش کے تھی - جناب مہاراجہ صاحب بہادر والئے جیپور نے جو ہفتہ گذشتہ میں واسطے کرنے روشنی کے حضور نواب گورنر جنرل کشور ہند کے درخواست کی تھی ؛

منظور ہو گئی۔ امام مسقط کے بھائی دربار دہلی میں سفیر مسقط ہو کر شریک ہونگے +

سنا ہے کہ یکم جنوری کو تمام ملازمان فوج و افسران متعینہ کو بتقریب خطاب شہنشاہی کے ایک ایک یوم کی تنخواہ بطور انعام کے مرحمت ہو گی +

—— صاحب ناصر الاخبار دہلی اپنے اخبار مطبوعہ ۱۱ دسمبر ۷۶ء میں تحریر فرماتے ہیں کہ ہمنے جو دس روپیہ برائے امداد سلطنت استنبول کے روانہ کئے اور بمبئی سے دس ہزار روپیہ بھیجے گئے سو ہمارے دس روپیہ اشارہ کرتے تھے کہ دس ہزار روپیہ اور جلد بھیجا جاویگا

—— صاحب ناصر الاخبار کو اب بہت افسوس ہوتا ہو گا کہ ہمنے اُسوقت ایک ہزار روپیہ روانہ کیوں نہ کیا کیونکہ اس حساب سے سلطنت استنبول میں بمبئی سے فوراً دس لاکھ روپیہ پہونچ جاتا +

—— انڈین ایون جلیکل ریویو میں لکھا ہے کہ بنگال احاطہ و بمبئی میں کئی ایک عیسایوں کی شہرت اسبات سے ہوئی ہے کہ وے خداوند مسیح کی انجیل کا خلاصہ شعروں غزلوں و بھجنوں وغیرہ میں کر کے گاتے ہیں جسطرح کبیر اگی رام و لچھمن وغیرہ کی تعریف کرتے ہیں اور اُسکا اثر یہاں تک ہوا کہ اکثر گانوں کے باشندے عیسایوں کو بولا کے اُنسے مسیح کا احوال سُنتے ہیں +

ہماری دانست میں یہہ طریقہ نہایت عمدہ ہے اور ہم اپنے عیسائی بھائیوں سے التماس کرتے ہیں کہ جن جن صاحبوں کو شعر و سخن کا شوق ہو وہ بھی یہہ طریقہ اختیار کریں۔ انجیل سے ہمکو خبر ملتی ہے کہ جب رسول یہودیوں کے سامھنے منادی کرتے تھے تو اُنکے عبادت خانوں میں جا کر اُن کے دستوروں کے موافق منادی کرتے تھے اور جب کہ غیر قوموں میں منادی کرتے تھے تو بازاروں اور مدرسوں میں جا کر اُن سے گفتگو کرتے تھے کیونکہ یہہ ہی اُنکا دستور تھا چنانچہ جبکہ ہندوستان میں منادی کرنا ہے تو انہی کے موافق منادی کرنا عمدہ نتیجہ پیدا کریگا +

—— عالیجناب خان قلعات مع ہمراہیان صاحب اور ہمراہیان کے عنقریب لاہور میں پہونچنے والے ہیں اور عالیجناب مہاراجہ صاحب بہادر والی جموں و کشمیر وا کو دہلی پہونچینگے +

گورنمنٹ آف انڈیا نے سپاہ سالار ہند کی سفارش پر اجازت دیدی ہے کہ تینوں پریسیڈنسیوں کے فوجی افسر انکی دربار دہلی کی سیر دیکھنے کے واسطے ۱۵ دسمبر سے ۱۵ جنوری تک ایک ماہ کی خاص رخصت دیجا سکتی ہے بشرطیکہ اُن کو کوئی کار ضروری نہ ہو۔ اور اخراجات وہ دینے کو رضامند ہوں +

چندروز پیشتر مسیسرس گک اینڈ کو نے کلکتہ سے دہلی کو چالیس گاڑیاں اور اسی گھوڑے روانہ کئے تھے سنا ہے کہ انکو گورنمنٹ ہند نے پولیٹکل مہمانوں کے واسطے کرایہ پر لے لیا ہے اور کچھ عالیجناب لارڈ لیٹن صاحب بہادر نے اپنے بیشمار مدعو احباب کیواسطے لے لی ہیں +

مسٹر ایف تی ملک صاحب مجسٹریٹ علیگڈہ محکمہ صیغہ امور خارجہ کی طرف سے دہلی میں خاص خدمت پر مامور ہوئے ہیں۔ مسٹر ٹی کوپر صاحب متعلقہ محکمہ وزیر ہند کل دہلی میں پہونچ گئے ہیں یہہ صاحب انگلستان سے دربار دہلی کے واسطے بہت سے تحایف لائے ہیں + حضور لارڈ لیٹن صاحب بہادر نے بمقتضائے مہمان نوازی شاہانہ حکم دیا ہے کہ پندرہ روز تک تین سو مہمانوں کی ضیافت خاص ہماری جیب سے ہوا کرے یہ

بقیہ توبہ کی تعریف اور فرضیت اور غرض کا بیان

جھوٹھی توبہ سے ایک ذرہ بھی دل کو تسلی نہیں ہوتی سچی توبہ سے آرام اور خوشی اور توکل اور پاکیزگی بڑھتی ہے جھوٹھی توبہ میں صرف چند فرائض کو ماننے کا قصد پیدا ہوتا ہے۔ سچی توبہ سارے دل کو تبدیل کرتی ہے اور ایک دفعہ خدا کی فرماں برداری میں مغلوب کر دیتی ہے۔ جھوٹھی توبہ سے انسان کے دل میں ایسا خوف پیدا ہوتا ہے جس بخیال بدنامی چھپکر گناہ کر سکتا ہے لیکن سچی توبہ سے دل میں ایسی دلیری اور تقویت پیدا ہوتی ہے جس سے خدا کے حضور میں پہنچے۔ جھوٹھا تایب دعا مانگنے سے خوشی نہیں حاصل کر سکتا اور نہ خلوت میں خدا کا ملنا اُسکو پسند ہوتا ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ خدا اُس سے راضی نہیں سچا تایب خلوت میں خدا سے دعا مانگتا ہے اور نہایت خوشی اور تسلی پاتا ہے سچا تایب ہر ایک صورت میں امتحان اور دنیا اور شیطان سے بچتا ہے بلکہ ڈرتا ہے کہ کہیں اُن کے فریب میں نہ آجاوے۔ اور دنیاوی لوگوں کی صحبت سے بھی پرہیز کرتا ہے کیونکہ اُن کی عیش اور عشرت اور راگ اور رنگ میں گناہوں کے خیال پیدا ہوتے ہیں اور اسی لحاظ سے بہت دنیاوی فواید کو جو دنیاداروں کی صحبت اور دوستی سے حاصل ہوتے ہیں ترک کر دیتا ہے اور دیکھ بھال کے چلتا ہے اور ہر ایک کام اور خیال کو جو اُس سے سرزد ہوتا ہے تولتا ہے اور آزماتا ہے کہ کسی میں گناہ واقعہ نہ ہوا ہو اور جب گناہ کو دل کی طرف آتے دیکھتا ہے تو کہتا ہے کہ ای ناپاک مجھ سے دور ہو میں نے خدا کی فرماں برداری قبول





کرلی ہو ان باتوں سے صاف ظاہر ہوتا ہو کہ جھوٹھا تائب ہو توبہ سی کو اُسی قدر قبول کرتا ہو جس سے خوف سزا کی تکلیف کا زائل ہووے اور دل کو تسلی آجاوے - اور سچا تائب ساری فرماں برداری اختیار کرتا ہو اور خدا کے کلام پر توکل کرکے ایسی پاکیزگی کو ترقی دیتا ہو جس میں جلال اور بزرگی خدا کی ہو اور دنیا کی نیکنامی یا بدنامی اور منظوری یا نامنظوری کی ذرہ بھی پروا نہیں رکھتا اپنے دل کی دغابازی سے واقف ہوتا ہو اور اُسکے فریب کو نہیں مانتا بلکہ اُسے مغلوب کرنا چاہتا ہو - خدا کی طرف سے اِسی توبہ کا سب لوگوں کو فرمان ہو اِس سے معلوم ہوتا ہو کہ یہہ سب پر فرض ہو اور کوئی اِس سے مستغنی نہیں پر افسوس دنیا میں سچے تائب بہت ہی کم ہیں اور بدپرہیزی اور عدول حکمی شریعت کی بہت ہی بڑھگئی ہو - جوان مرد دنیا میں اپنے نام اور ناموس بڑھانے کے لئے اُن کاموں کو نیکی کی جگہہ استعمال میں لاتے ہیں جن کو دنیاوی لوگوں نے نیک تصور کر رکھا ہو خواہ خدا کے کلام سے برخلاف ہوں اور جوان عورات جن کی تعلیم اور پیدایش ایسے بزرگوں کے خاندان میں ہوئی ہو جنہوں نے آپس میں ایک قسم کی شایستگی کو نیکی تصور کر رکھا ہو اُسی طریق پر چلتی ہیں جس سے دنیا کی نیکنامی مراد ہو پر یہ دونوں یہہ خیال نہیں کرتے کہ اکثر کام جو انسان کی نظر میں اچھے ہیں خدا کے نزدیک بُرے ہوتے ہیں - اِسی طرح جو اُن کی چال دنیا کی نظر میں شایستہ ہو خدا کی نظر میں بُری ہو سکتی ہو اور گناہ کے لئے شرمساری اور پشیمانی واجب ہو پر چونکہ دل غرور سے پر ہو تو گناہ کے سبب سے دلی آسان معلوم نہیں ہوتی - پس جرم اگرچہ خدا کی نظر میں بُرا ہو تو بھی وہ توبہ کی رغبت نہیں کرتا - خدا کے کلام کی تلاوت سے صاف معلوم ہوتا ہو کہ انسان کے سب گناہوں میں مشغول ہیں اُن میں سے ایک بھی اچھا نہیں کیا بڑے

کیا چھوٹے کیا عالم کیا جاہل سب گناہ کے تسلط سے مغلوب ہیں - اگرچہ کوئی لڑکا اپنے والدین کی نظر میں نیک معلوم ہو اور کوئی جوان اپنے پڑوسیوں اور دوستوں میں نیک متصور ہو پر جب تک کہ روح کے فضل سے روحانی تبدیل جو توبہ سے ہو سکتی ہو حاصل نہ ہو تب تک دلی امن ممکن نہیں اور توبہ کی حاجت ہمیشہ رہتی ہو - تم آپ ہی اپنے دل میں خیال کر سکتے ہو کہ جیسا لوگ تم کو گمان کرتے ہیں حقیقت میں تم ویسے نہیں ہو - اگرچہ دنیا کی نظر میں تمہارے چلن اچھے ہیں پر دل خدا کی نسبت کیسا ہو - جس خدا نے تمکو پیدا کیا اور ہمیشہ پالتا اور محافظت کرتا ہو اور گوناگوں نعمتوں سے کامران رکھتا ہو تم کبھی اُسکے قہر سے ڈرتے اور مہر سے اُسکو یاد بھی کرتے ہو جسطرح کلام میں لکھا ہو اور اپنے وقت کسطرح صرف کرتے ہو تمہارے اخلاقی اور جسمانی استعداد کن کاموں میں مصروف ہیں - دنیا کی عیش و عشرت کے ہم آغوش رہتے ہو اور خدا کے ساتھہ دشمنی رکھتے ہو - یا کلام الٰہی کے مطابق اپنے سارے چلن درست رکھتے ہو اور اُسکی عبادت دل اور راستی سے کرتے ہو اور اپنی شہوتوں کی ہدایت پر چلتے ہو یا روح قدس کی رہنمائی پر اور اپنے دلی شوق سے خدا کے تابع ہوا چاہتے ہو یا اُسکے احکام سے منحرف ہو کر انواع اور اقسام گناہ کرتے ہو اور تمہاری توکل ہمیشہ اُس خداوند یسوع مسیح پر ہو جسکی راستبازی سے تم خدا کی نظر میں راستباز گنے جا سکتے ہو یا اپنی راستبازی کا بُرقع پہنکر خدا کے حضور میں پہنچنے کی التجا رکھتے ہو اور واسطے مغلوب کرنے شیطان اور دنیا اور گناہ کے اپنی قوت پر بھروسا رکھتے ہو یا روح قدس کے فیضان پر توکل - اِن باتوں کو بخوبی دریافت کرنے سے معلوم کر سکو گے کہ تم توبہ کے حاجتمند ہو یا نہیں سوائے اِسکے یہہ بھی معلوم کرنا لازم ہو کہ جو نیکی تم سے کبھی سرزد ہوتی ہو وہ بھی بالکل پاک نہیں بلکہ گناہ آلودہ ہو -

کسی سبب سے خدا کی نظر میں قبولیت کے لائق نہیں خاکی دل سے جو کام سرزد ہوتے ہیں وے سب گناہ آلودہ ہوتے ہیں اور اپنے آپکو خوش کرنے کے لئے یا دنیا میں خوشنام ہونے کی خاطر یا پڑوسیوں کی نظر میں عزیز ہونے کے واسطے جو کام کرتے ہو وے خدا کی عزت اور جلال کو نہیں بڑھاتے اِسی سبب سے اُن نیکوکاریوں سے بھی توبہ واجب ہو - تم نے دنیا میں ہر ایک کا حق ادا کیا اور ہر ایک بزرگ کی تعظیم موافق اُسکی بزرگی کے کی اور جسکو پیار کرنا چاہئے خاص اُسکو پیار اور جسکی نسبت التفات کی ضرورت تھی التفات کیا لیکن خدا کا حق تم نے کچھہ ادا نہ کیا اور اُسکے لائق کچھہ عزت اور بزرگی نہ کی اور اُسکو اپنے سارے دل میں جگہہ نہ دی تاکہ وہ تم پر سلطنت کرے یہ سب باعث توبہ کے ہیں

اب سچی اور جھوٹھی توبہ کی علامات سے واقف ہوئے اور موقع ضرورت توبہ کے بھی معلوم کئے اور اُسکی تاثیر کو آزمانے کے طریق بتلائے گئے - اب اُمید ہو کہ تم تمنا کرو گے کہ کسطرح ایسی عظیم تبدیل تمہارے دل میں پیدا ہو اور اگر شوق تمہارے دل میں پیدا ہوا ہو تو میں چند طریقے واسطے حصول اُس توبہ کے بیان کرتا ہوں - اُن میں سے اول یہہ ہو کہ خدا کے کلام کی تلاوت کرو اور اُسمیں جتنی باتیں توبہ کی بابت لکھی ہیں اپنے آپ پر لگاؤ اور جو علامات سچے تائبوں کی لکھی ہیں اُنکو اپنے ساتھہ مقابلہ کرو اور دیکھو کہ نیت توبہ کی اور خاصیت اُسکی تمہارے دل میں پیدا ہوئی یا نہیں زبور ۵۱ کہ جس میں داؤد نے اپنی توبہ کا مذکور کیا ہو پڑھکے دیکھو اور لوقا کے پندرھویں باب کو جس میں تائب لڑکے نے اپنے آزردہ باپ کو ملنے کی خواہش کی ہو اپنے ساتھہ ملاؤ اور اُسی کے ساتھہ پانچواں باب خط پولس رسول کا جو افسیوں کو لکھا ہو پڑھو اور سوائے اِسکے پاک کتابوں میں اور بہت سی باتیں مندرج ہیں جو اُس خط کے مطالعہ سے تمہارے

دل کو روشن کرسکتی ہیں۔ دوسرا اپنی بدخاصیتی اور اُن گناہوں پر جو تم کر چکے اور اُن فرائض پر جن کو تم نے نہیں ادا کیا غور کرو اور اپنے دل ہی سے پوچھو کہ تم اُن خیالات میں حلیم ہو کر توبہ کے خواہشمند ہوا یا نہیں۔ تیسرا واسطے طلب فضل کے دعا کرو کہ نہیں توبہ کی طرف ہدایت کرے کیونکہ توبہ بھی خدا کی بخشش ہے اور اُسی کے فضل سے گناہ کی جڑ اور اُسی کی پلیدی پر اطلاع حاصل ہوتی ہے اور وہی نااُمیدی سے بچاتی ہے بلکہ رحمت اور بخشش کا اُمیدوار کر کے فضل الٰہی پر توکل دلاتی ہے۔ پس مسیح کو نہایت عزیز اور پیارے معلوم دیتے ہیں اور نیا دل جسکے بدون کوئی ہمیشہ کی زندگی میں داخل نہ ہوگا حاصل ہوتا ہے۔ اُسی کے فضل سے خود داری اور مغروری اور شوقِ گناہ دور ہوتے ہیں اور حلم اور پاکیزگی اور خدا کی محبت حاصل ہوتے ہیں۔ پس تحقیقاً یہہ سب نعمتیں دعا کے وسیلے سے اور دعا میں مشغول رہنے سے ملتی ہیں +

منقولات

پولیس پنجاب کے افسر اعلیٰ کا ہندوستان سے جانا

جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر نہایت افسوس فرماتے ہیں کہ میجر جنرل جارج ہچنسن صاحب سی بی سی ایس آئی انسپکٹر جنرل پولیس پنجاب اپنے عہدہ سے مستعفی ہو گئے۔ اِس عہدہ دار کا اسقدر عرصہ اور ایسے اعزاز کے ساتھ اِس صوبہ سے تعلق رہا ہے کہ جناب ممدوح مناسب نہیں سمجھتے کہ جو سرگرمی اور قابلیت اِس گورنمنٹ کے مختلف ہر طرح کے فرائض کے انجام دینے میں اُسکی ذات سے ظہور میں آئی اور بعد جناب ممدوح کے دل پر منقوش ہے اُسکا اظہار نہ کیا جاوے اور وہ یوں ہی اِس ملک سے رخصت ہو جائیں +

۲۔ جنرل ہچنسن صاحب ۱۸۴۳ء میں انجینیروں کے زمرہ میں ہندوستان کو آئے اور انتزاع پنجاب کے ہوتے ہی یعنے ۱۸۴۹ء میں اِس صوبے میں مقرر ہوئے اور ۴ سال تک اضلاع ازروے سندہ میں کام انجام دیا +

۳۔ ۱۸۵۷ء میں وہ سر ہنری لارنس صاحب کے سی بی مرحوم کے ایڈی کانگ (مصاحب) مقرر ہوئے اور لکھنؤ سے بطور پولیٹکل افسر اُس ہندوستانی سپاہ کے ساتھ بھیجے گئے جسکا شہر سے چلے جانا قلعہ باشس فوج کے بچاؤ کے لئے ضروری سمجھا گیا تھا۔ اِس سپاہ کے بہت سے لوگ باغی ہو گئے مگر کچھ سکھ سپاہی وفادار رہے اور اُنکی مدد سے لفٹنٹ ہچنسن صاحب کئی انگریزی افسروں کو باغیوں کے پنجہ سے چھڑا کر بحفاظت تمام لکھنؤ لیگئے +

۴۔ لکھنؤ کے محاصرہ کے وقت وہ پرانے حصار کے خاص انجنیری اہتمام پر رہے اور جنرل ہیولاک صاحب اور جنرل اوٹرم صاحب کے پہنچنے کی تاریخ سے اخیر میں لارڈ کلائیڈ صاحب کے آنے تک اعلیٰ افسر انجنیر رہے۔ بعد ازاں وہ جنرل اوٹرم صاحب کی فوج مقیمہ عالمباغ میں چیف انجنیری کے عہدہ پر مامور ہو گئے +

۵۔ جنرل ہچنسن صاحب کا جناب ملکہ معظمہ دام اقبالہا نے شکریہ ادا کیا اور مراسلات میں بارہا انکا ذکر ہوا اور جناب نواب ویسرائے بہادر نے انکا شکریہ ادا کیا اور انکو بریوٹ میجر کے درجہ پر ترقی دیگئی اور حال میں انکو مصاحب طبقہ ستارۂ ہند اور مصاحب دلاور کا خطاب ملا۔ ۱۸۵۹ء میں وہ چیف کمشنر اودہ کے سکرٹری صیغہ فوج مقرر ہوئے اور اُس عہدہ کے تخفیف میں آنے پر فروری ۱۸۶۱ء میں گورنمنٹ پنجاب کے سکرٹری صیغہ فوج ہوئے +

۶۔ ۱۸۶۱ء میں جنرل ہچنسن صاحب انسپکٹر پولیس مقرر ہوئے اور اب تک اسی عہدہ پر مامور رہے کہ بعض خانگی باعثوں سے اُنکو خواہی نخواہی ہندوستان سے جانا پڑا۔ صاحب موصوف کو ایکٹ ۵ ۱۸۶۱ء کے اصول پر اِس صوبہ میں پولیس قایم کرنے کا کام سپرد کیا گیا تھا۔ اُس سے پہلے صوبہ کے پولیس کی دو مختلف جماعتیں تھیں۔ ایک جماعت کا تو خاص فوجی انتظام تھا اور پیدل و سوار ہندوستانی افسروں کے ماتحت تھے جنکا کام یہہ تھا کہ گارد اور محافظ سرانجام کریں اور یہہ قواعددان فوج سے اچھی طرح ہو سکتا ہے۔ دوسری جماعت کا انتظام اِس بالکل مختلف تھا یعنے وہ محض ایک ضلعوار انتظام تھانہ داری تھا جسپر مجسٹریٹ کا اہتمام اور نگرانی تھی +

۷۔ ان دونوں جماعتوں میں سے پراونشل پولیس کا قایم کرنا نہایت ہی مشکل کام تھا اور یہمیں جو کامیابی ہوئی وہ جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کی راے میں خاصکر جنرل ہچنسن صاحب کی بیدار مغزی اور استقلال کا نتیجہ ہے پہلے جماعت پولیس بیشک ناقص تھی کیونکہ اُس میں پرانے سپاہی بھرتی تھے جو صرف میدان کے کام کے تھے اور پولیس کے فرائض سے بالکل ناواقف تھے۔ لیکن جس شائستگی اور سلیقہ کے ساتھ جنرل ہچنسن صاحب نے اپنے لائق ماتحت عہدہ داروں کی مدد سے انتظام جدید قایم کیا اُس سے اُسکے چل نکلنے کی تمام مشکلات سہل ہو گئیں اور وہ انتظام سررشتہ سول کا معاون ہو گیا۔ خاص جماعت پولیس کا حال یہہ کہ جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر جو ترقی درجہ بدرجہ اسکی شائستگی میں ہوئی ہے اُس سے اور اُسکے افسروں کی سرگرمی اور

خوش ہمتی سے بخوبی مطمئن ہیں۔ ہر ایک جگہہ کیا لنڈن کیا پیرس میں مثل لاہور کے پولیس کی بنسبت عام لوگ نکتہ چینی کرتے رہتے ہیں مگر اُسکی کارروائی میں جیسے کہ جُرم کی تفتیش کی کوایف کے نقشوں اور جوڈیشل عہدہ داروں کی شہادت سے ظاہر ہوتا ہی روز بروز ترقی ہی +

۸۔ جنرل ہچنس صاحب نے جو محنت و جانفشانی سر رشتہ پولیس میں کی ہی اُسکا آئندہ پنجاب پر بہت بڑا اور مفید اثر ہوگا اور جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کو بھروساہی کہ صاحب موصوف کے چلے جانے سے جو نقصان اس صوبہ کو ہوا ہی اُسکے افسوس کے اظہار میں تمام عہدہ دار جو اسقدر مدت صاحب موصوف کے ماتحت رہے ہیں جناب ممدوح کے شریک ہونگے +

ا ز گورنمنٹ گزٹ پنجاب

مراسلات

جواب الجواب

نگہبان کلیسیا جناب پادری ویری صاحب دامت برکاتہ +

بعد تسلیم بصد تعظیم کے عرض یہہ ہی کہ آپ نے اپنے پرچہ نورافشاں مطبوعہ ۱۳ اگست ۱۸۷۸ء میں جو استفتا تہتر فرقہ اسلامیہ کی بابت چھاپا تھا اُسکا جواب جناب سید احمد خان صاحب بہادر نے تہذیب الاخلاق کے ایک پرچہ میں چھاپا ہی چنانچہ اُسکو صاحب سوال نے نقل کرکے میرے پاس بھیجا ہی معہ جواب الجواب بامید نورافشاں میں داخل ہونے کے لئے اور یہہ بھی اُس میں شامل ہی کہ اگر کوئی عیسائی بھائی اس جواب پر اپنی رائے لکھا چاہے تو لکھی فہو المراد + قاسم علی عاجز

جواب ازطرف اڈیٹر تہذیب الاخلاق یہہ مسئلہ اسلام کا نہیں ہی کہ مذہب اسلام میں تہتر فرقہ ہیں اور ناجی اُن میں سے ایک ہی ہی یہہ تو ایک موضوع روایت ہی جس کو اُس زمانہ کے لوگوں نے جبکہ مسلمانوں میں باہم مسایل فرعی میں اختلاف پڑا اپنی تائید کے لئے بنائی ہی اس روایت کا موضوع ہونا روایتاً و درایتاً محققین کے نزدیک ثابت ہی سچا مسئلہ اسلام کا یہہ ہی من قال لااله الا الله فدخل الجنة محمد رسول الله اسکے ساتھ لازم و ملزوم ہی اسلام اسیقدر ہی اور اسیکی تعلیم اور اسی پر یقین نجات کی بھی کافی ہی عن معاذ بن جبل قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم مفاتیح الجنة شهادة ان لااله الا الله رواه احمد راقم سید احمد بلفظ جواب الجواب بندہ کو اس جواب میں دو عذر ہیں اول یہہ کہ مستفتی علماء اسلام سے جواب طلب کرتا ہی اور سید صاحب دام اقبالہ اگرچہ اپنے نزدیک مسلمان ہیں لیکن ہندوستان کے مسلمان حضرت کو مسلمان نہیں جانتے ہیں لہذا سید صاحب کے جواب کا اعتبار نہیں ہی دوم یہہ کہ سایل تہتر فرقوں کا متفق علیہ مسئلہ پوچھتا ہی اور سید صاحب تہتر فرقہ کے خلاف جواب دیتے ہیں کیونکہ حدیث مذکور کو ہر فرقہ مانتا ہی اور حضرت اُسکو موضوع فرماتے ہیں پس حضرت کا جواب ہر فرقہ کے خلاف ہوا لہذا اس جواب کا کچھہ اعتبار نہیں۔ راقم سید عبدالله الہ آبادی

خط

جناب اڈیٹر صاحب نورافشاں سلامت +

تسلیم مضمون مندرجہ ذیل کو براے مہربانی درج اخبار فرماویں +

سرمن یا وعظ

سرمن یا وعظ کا مضمون خیلے معقول اور سنجیدہ ہو۔ کوئی شخص ممبر پر غیر مفید مضمون نکمے بیٹھے جس میں سنجیدگی نہو اُسکو اُس پسندیدہ جگہہ پر بیان کرنا عبث اور بیفایدہ ہی۔ قطع نظر اُسکے ہمارے وعظ کا مضمون بوسیدہ جنتر جنتر کی مانند بھی نہو۔ اگر ہم خدا کے وکیل ہو کے تعلیم دیتے ہیں تو ہمیں مضامین دلدوز کا یاد رکھنا ایک امر لابدی ہی کیونکہ جو پیام ہمیں لوگوں کو کہنے کا ہی وہ بلاشبہ سنجیدہ معنی لب لباب ہی۔ وعظ کو پانچ بیطور پر تقسیم کرتے تا اُس میں بھی جا بجا فایدہ منصور ہیں لیکن جو شخص مادہ احداث مضامین نہیں رکھتا وہ کیا تقسیم کریگا۔ اگر کوئی شخص قدرت اکتساب مضامین کی رکھتا ہی مگر وہ نہیں جانتا کہ انہیں تقسیم کروں۔ وہ اُس شخص کی مانند ہی کہ جسکے سامھنے خوشنما قاب میں نہایت لذیذ پھل رکھے ہوئے ہیں اور ہاتھ میں چھوری بھی ہی لیکن وہ نہیں جانتا کہ میں اُنہیں کس طرح سے کاٹوں۔ فریبی واعظ کا خیال یہہ ہی کہ ایک مضمون کو وقت معین پر خلاصہ کے ساتھہ بیان کرنا اور بس۔ لیکن راستباز عیسائی ایسے وعظ کی سماعت سے سیر نہیں ہوتے وہ اُس وعظ سے محظوظ ہوتے ہیں کہ جسکے ہر فقرہ کے لڑی میں راستبازی کی دُر بے بہا پروئے ہوئے ہوتے ہیں۔ مسیح کی انجیل کی بشارت کے مضمون بغیر باقی سب مضامین ہیچ اور لایعنی ہیں مثلاً جو شخص بھوکھا ہو اور اُسکے آگے سنہری رکابی رکھے مگر اُس میں کھانا نہیں تو وہ رکابی اُس شخص کے کس کام آئیگی + فرد مرد بے توشہ کا و فتاد زپا + برکمر بندا و چہ زرچہ خزف - جس وعظ میں فضل الٰہی کا مضمون تفصیل کے ساتھہ مشرح نہو وہ وعظ اُس

خشک بادل کی مانند غیر مفید ہی جو ہمارے سر پر سے گذرتا ہی پر برستا نہیں +

وعظ کا امتحان اُسکے حقیقی معنے اور حقیقی راستبازی پر موقوف ہی جس میں یہہ عناصر نہیں ہیں وہ ایسا ہی جیسی اُنچی دوکان اور پھیکا پکوان - اُسکی مثال ایسی ہی کہ گھوڑیکا امتحان اُسکی زین سے نہیں ہو سکتا ہی بلکہ شائستہ قدم بازی - جوڑ بند کے درستی رنگت کی صفائی - ہاتھ پاؤں اچھے اور پاکیزہ صورت پر منحصر ہی +

واقعی وعظ کرنیکا یہہ انداز خوب ہی کہ سامعین کے دل ہمارے وعظ کی طرف متوجہہ ہوئیں لیکن ہمارے وعظ میں حقیقی نصیحات نہیں ہیں تو وہ اُس بندوق کی مانند ہی کہ جسکے کانہ پر باروت رکھا اور اوڑا دیا - بھلا ایسے انداز سے بندوق کی گولی کیونکر لگیگی - لازم تو یہہ ہی کہ سامعین کا دل متوجہہ ہوتی ہی ایسے انداز سے دلچسپ نصیحتوں کے نکات کہنا کہ فوراً ان کے دل میں سرایت کر جاویں - اب ہم اس امر پر غور کریں کہ پہلے خداوند کریم انسان کو کس طرح سے سکھلاتا ہی - سابق میں وہ انسان کے دل پر اپنے احکام نازل فرماتا ہی - پھر اُسکے دل میں علم الٰہی کے ذریعہ سے پاکیزہ خیال جلوہ گر ہوتے ہیں - اسکے بعد وہ اپنے بدجذبونپر فتحیاب ہوتا ہی - ناظرین کو اس امر کا خلاصہ عبرانیوں ۸ - ۱۰ آیت سے نہایت خوبی کے ساتھ منکشف ہوگا - واعظ کو خدا کی تعلیم تقلید کرنا ازبس ضرور ہی اُسکے بعد یہہ بھی ضرور ہی کہ حتی المقدور آدمیوں کو مذہبی اسرار سے متنبہ کرنا اور یہہ بھی بتلانا کہ کس پر ایمان رکھنا اور کیسا رکھنا اور کس طرح سے چلنا - جو کچھ کہ تعلیم دی ہی اُسپر چلنے کی ترغیب دینا ورنہ محنت برباد ہوگی - اگر اس امر میں ذرا بھی غفلت ظہور میں آئیگی تو لاریب بدعت کے موکل

اور بےتجائی کے دشمن اپنی پلیدرائیوں سے انہیں آوارہ اور سرگشتہ کر دینگے - بھیڑیوں کو بھیڑوں کے گلہ میں نہ گھسنے دینگے یہہ ہی عجایب ترکیب ہی اور بس +

تمہارے سامعین بڑے شایق ہیں کہ کلام الٰہی کو سمجھیں اور تمہارے پاس سمجھانا یہہ اُنکا حق ہی جس خادم الدین کا دل بطفیل روح القدس عرفان الٰہی سے منکشف ہوا ہی وہ بالضرور اپنے گلہ کو چارا دے سکیگا - جس وعظ سے ایمان کی ترقی نہیں ہوتی ہی وہ مثل بلاٹے بےنمک کے ہی افسوس کہ اکثر واعظ اس کوچہ بےفکر کیے و تبر دیں بلا تردد چل رہے ہیں - اگر تم علم ہیئت یا علم جغرافیہ کے لکچر سننے کے لئے گئے تو تمہیں تھوڑے ہی عرصہ میں اُن کے لکچرونکے مضامین کا اصل مدعا کما ینبغی معلوم ہو جائیگا - لیکن ایسے بہت واعظ ہیں کہ انکا وعظ ایکسال تو کیا بلکہ بارہ برس تک سُنتے رہے جب بھی اُن کے مذہبی باب میں کیا رائے ہی اور وہ کیا سکھلاتے ہیں مطلق امتیاز نکر سکوگے - ای میرے محبو تمہیں فرض ہی کہ علم الٰہی سے خوب واقف ہو - بہت واعظ ایسے بھی ہیں کہ اپنے اس امر کے خامی کو لکچروں کے پردہ سے ڈھانپتے ہیں - لیکن ہمارے وعظ سے لوگوں کی روحانی تاریکی کا سیدوہ نہوے بلکہ وہ محض اشعار دل افزا و ضرب المثال بے بہا و فقرات دلچسپ سنا کرتے ہیں تو ہم نیرو ب بادشاہ کی مانند ہیں جب روم شہر کو آگ لگی تو تب وہ سارنگی بجاتا تھا - جب اُسکی رعیت بھوکھ سے ہلاک ہونے لگی تو ارشاد کیا کہ چند جہاز الگزنڈریہ جاویں اور تماشگاہ میں ڈالنے کیواسطے عمدہ ریگ بھر لاویں +

وہ وعظ مفید ہوتا ہی جس کے ہر فقرہ سے روحانی معنے ٹپکتے ہیں اور اُسکا مضمون ہر ایک انسان کے حسب حال ہوتا ہی +

مخفی نرہے کہ متن (آیت مخصوص) پر وعظ کرنا یہہ کلیہ قاعدہ ہی اُس سے جتنے ملک کے رہنا و نما مفید اور فایدہ مند ہی علاوہ اسکے کہ اُسپر بھی خیال رہے کہ فیمابین متن اور مضمون وعظ کے بہت قربت کا تعلق ہو اور مضمون کا رخ خیرخواہی کے جانب تابندہ اور درخشندہ رہے +

کتنے ایک وعظ سابق میں متن پڑھکے سناتے ہیں مگر جب وعظ شروع کرتے ہیں تو نہیں معلوم وہ متن کہاں غائب ہو جاتا ہی اُسکا سراغ نہیں لگتا پر نہیں لگتا - بھلا خداوند کریم نے ہمیں ایسی استعمال کیواسطے اپنا مقدس کلام عنایت کیا ہی - نہیں ہرگز نہیں +

تمہارے وعظ سے لوگ متنفر اور اونگھنے والے ہوں اگر یہہ سقیم الحالت دکھلائی دیتی ہی تو سوچو کہ آیا یہہ وعظ روح القدس کے وسیلہ سے کیا تھا یا نہیں - اگر تم روح القدس کے رستہ میں چلوگے تو تمہیں مضامین کی کمی نہوگی بلکہ ایسے نقص بھی باقی نرہینگے اور تمہارا بولنا لوگوں کے لئے متمتع ہوگا کیونکہ اُسکے سوا دین دو دعا اور شہد ہی +

راقم حسین میاں از جالنہ

اخبارات ملکی و ولایتی

اخوند سوات قریب المرگ ہیں - میاں گل اخوند صاحب کے بڑے بیٹے بھی آگئے ہیں - لیکن باپ کے پاس ابتک انکو دخل نہیں ہوا - اغلب ہی کہ چھوٹا بیٹا اخوند صاحب کا جانشین ہو مگر یقین ہی کہ باہم انکے جنگ ہو - اخوند کا ارادہ ہی کہ سوات اور باجوڑ کو امیر کابل کے حوالے کر دے لیکن یہہ افواہ سنکر کہ امیر صاحب دربار دہلی میں جاوینگے

ناخوش ہیں۔ اسی شہر ہنز کو جو دریائے اموپر واقع ہی طلب کرتے ہیں لیکن امیر نے اس تجویز سے ناراضمندی ظاہر کی ہی +

احمد نگر۔ صاحب کلکٹر بہادر احمد نگر نے تمام علاقہ کے زمینداروں کے پاس اس مضمون کی ایک یادداشت بھیجی ہی کہ اگر تمہارے علاقہ میں کوئی شخص بھوک سے مرجاویگا تو تم اُسکے جوابدہ ہوگے پر زمیندار کو لازم ہی کہ وہ ہمیشہ اپنے گاؤں میں گشت کرے اور اگر کسی شخص کو مفلسی کے وجہ سے سخت تکلیف میں دیکھے تو اُسکو کافی خوراک دیکر تحصیلدار کے اسٹیشن کو روانہ کردے۔ اور اگر شخص محتاج اسقدر کمزور ناتواں ہو کہ وہ چلنے کے بھی قابل نہ ہو تو جہانتک جلد ممکن ہو تحصیلدار کو اُسکے حال سے مطلع کرے بالفعل سو روپیہ کا آٹا ہر ایک مسافر خانہ میں اور مبلغ تین سو روپیہ کا ہر ایک قصبہ کے تحصیل میں تقسیم کرنے کی غرض سے منظور ہوا ہی +

جرمنی۔ شاہزادہ بسمارک نے لارڈ سیلسبری کو ملاقات میں یقین دلایا کہ جرمنی کا ارادہ ہی صلح آمیز ہی اور اگر انگلستان اور روس میں شرقی معاملہ کی بابت جنگ واقع ہوئے تو جرمنی کیسی طرفدار نہ ہوگی +

روس۔ شہنشاہ روس نے بعض معزز وں سے بیان کیا کہ مجکو ابھی تک امن کی اُمید ہی لیکن باغیوں کو اُنکے حاکم آپ پسند کرنیکا اختیار حاصل کرنے میں میری شان ضامن ہی +

بنگال جناب نواب لفٹنٹ گورنر بنگال نے جواُن اضلاع میں دورہ فرمایا جنہیں طوفان کے سبب سے تباہی آگئی تھی اسکی کیفیت محکمہ زراعت کی طرف سے گزٹ میں مشتہر ہوئی ہی اُسکے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہی کہ نواب ممدوح کے تخمینہ کے بموجب دو لاکھ پندرہ ہزار آدمی سے زیادہ اس طوفان میں ہلاک ہوئے اور جو لوگ زندہ رہے ہیں اُنکو قرار واقعی مدد دیگئی ہی

ازوکیل ہندستان

شملہ۔ آگرہ اخبار خبر دیتا ہی کہ لوکل میونسپل کیمٹی کا کام چونکہ بہت خراب تھا اسلئے گورنمنٹ آف انڈیا نے اُسکے موقوف کرنیکا فیصلہ کردیا ہی اور معاملات میونسپل کا انتظام گورنمنٹ بطور خود چند افسران کے ذریعہ سے کریگی +

عبدالرحمن خان جو بھتیجے بھائی امیر کابل کے ہیں اور شاہ بخارا کے داماد ہیں وہ ایک مدت سے زیر حمایت روسیوں کے بخارا میں رہتے ہیں +

ہمارا ہمعصر لاہور سے لکھتا ہی کہ روسی سفیر نے زور ڈالکر امیر کابل سے کہا ہی کہ آپ اُنکی ریاست ہمکو دیجیے اور اُنکی جایداد واپس کیجیے اور یہہ بھی سننے میں آیا ہی کہ روسا کابل امیر کابل کو عرضی دینے والے ہیں کہ سردار یعقوب خان رہا کیا جاوے یہہ وہی ہیں جنکو امیر کابل نے دھوکا دیکر قید کیا ہی +

قافلہ۔ اخبار انڈین پبلک اوپنین تحریر کرتا ہی کہ ایک قافلہ پشاور سے کابل کو جاتا تھا جب وہ مقام آبخانہ میں پہونچا تو نور و زخان نے اُسکو لوٹ لیا اور دو آدمی مارے گئے اور دو زخمی ہوئے نور و زخان چھ لدے ہوئے اونٹ اور دو خالی اونٹ لے گیا جب امیر کابل کے لوگوں نے یہہ سُنا تو وہ کسی قدر سپاہی لیکر گئے اور پانچ لدے ہوئے اونٹ اُنکو واپس ملے اور دو آدمی نور و زخان کے گرفتار ہوئے +

تصویر۔ اخبار کاڈمی تحریر کرتا ہی کہ جو تصویر دربار دہلی کی مسٹر پرنسپ صاحب تیار کر رہے ہیں اُسکو گورنر جنرل ہندستان تیار کراتے ہیں حضور وایسرائے اِس تصویر کو بطور تحفہ کے جناب ملکہ معظمہ کی خدمت میں روانہ کرینگے +

انتخاب تار برقی

لنڈن۔ ۱۷۔ نومبر ۱۸۷۸ء لارڈ سیلسبری صاحب شہر روم میں پہونچے اور آج شاہ وکٹر امانوئیل اور اُنکے وزیر دول خارجہ سے ملاقات کی +

لنڈن۔ ۱۰۔ دسمبر ۱۸۷۸ء کلکتہ کے بشپ کی تقدیس کے وقت ملکہ معظمہ انگلستان کا خطاب امپرس آف انڈیا یعنے قیصر ہند سب سے اول استعمال میں لایا گیا +

روسی اخبار و نکا بیان ہی کہ افغانوں میں بڑی بڑی جنگی طیاریاں ہو رہی ہیں +

پیرس۔ ۱۴۔ دسمبر ۱۸۷۸ء چونکہ مجلس مُلکی کے ممبروں کی ووٹ وزرا کے مخالف تھے اسلئے تمام وزرا نے استعفے دیدئے +

برلن۔ ۱۴۔ دسمبر ۱۸۷۸ء کل جو پارلیمنٹ کی طرف سے پرنس بسمارک صاحب کو ضیافت دی گئی تھی اُس میں صاحب موصوف نے بیان کیا کہ مجھے ابتک صلح سے مایوسی نہیں ہوئی لیکن میرے خیال میں لڑائی کا احتمال ہی اُس وقت جرمنی کے لئے موقع ہی کہ روس کو مشورہ دے لیکن اگر روسی ورکی جنگ سے ڈرتے ہیں تو جرمنی صرف ثالثی کر سکتی ہی۔ صاحب موصوف نے اُمید ظاہر کی کہ انگلستان علانیہ روس سے جنگ نہ کریگا بلکہ غالباً در پردہ ٹھیک اسیطرح جس طرح روس نے سرویا میں کارروائی کی ہی۔ اگر اسٹریا کو جنگ کرنا پڑا اور اُس سلطنت کو تباہ ہونیکا اندیشہ ہو تو اُس وقت جرمنی کا فرض ہوگا کہ اُسکی امداد کرے جسقدر لوگ سمجھے ہوئے ہیں اُسکی نسبت اسٹریا

زیادہ جان ہی اور یہی ہیں سنے لارڈ سیلسبری سے کہدیا ہی ٭

لنڈن - ۴ دسمبر ۱۸۷۶ء اخبارات انگلستان کی بالاتفاق یہہ رائے ہی کہ روس کو اجازت نہیں ہونی چاہیے کہ وہ قسطنطنیہ پر قابض ہوجائے ورنہ یہہ امر ٹرکی کے مدد کے مخالف ہی - پرنس بسمارک صاحب نے اسٹریا کی نسبت جو کچھ بیان ہی اُسپر بہت توجہ ہوئی ہی اور خیال ہی کہ اُس سے لڑائی بلحاظ مقام جنگ کے محدود رہیگی - باب عالی کی طرف سے جلدی ہو رہی ہی کہ کانفرنس مجوزہ میں انتظام جدید کو پیش کرے مگر دول معظمہ نے اس کارروائی کو ناپسند کیا ہی ٭

لودیانہ

سردی کی روز بروز زیادتی ہی بارش اس ہفتہ میں بھی نہیں ہوئی - آج سے نئے گرجا میں جو کوتوالی کے نزدیک تعمیر ہوا ہی ہمیشہ جمعرات کے روز ۶ بجے سے ۷ بجے تک نماز ہوا کریگی ٭ ۱۸ دسمبر سے پل ریلوے دریائے ستلج کا طیار ہو کے سیر ریل جاری ہوگئی ہی ٭

اشتہار

شائقین علم کو واضح ہو کہ نورمل سکول امرتسر کے داخلہ کا امتحان بتاریخ ۲۷ ماہ دسمبر ۱۸۷۶ء مقرر ہی طالبعلموں کو اپنے اُستاد کا سارٹیفکٹ چلن و تعلیم کی بابت ہمراہ لیتے آویں کیونکہ بغیر سند کوئی اُمیدوار داخل امتحان نہ کیا جائیگا اور امتحان کتب مسطور الذیل میں ہوگا - گلستان - بوستان - مصدر فیوض اُردو - اُردو قواعد - قواعد حساب کسور عام و کسور اعشاریہ مفتاح الارض خصوصاً جغرافیہ ہند و پنجاب - واقعات ہند - اور واضح ہو کہ اس مدرسہ میں انجیل مقدس کی تعلیم روزمرہ ایک گھنٹہ ہوا کرتی ہی اور جو طالبعلم داخل کئے جاوینگے اور مدرسہ میں تعلیم پاکر امتحان پاس کرینگے وہ استاد بنائے جاوینگے ٭

سی جی راجرس صاحب

رسید زر

منشی امیر علی صاحب از بمبئی -	عـہ
جناب بابو سیاد لعل صاحب تحصیلدار کمشنر ضلع فیروزپور -	عـہ تا آخر ۱۸۷۶ء
جناب پادری الگزنیڈر صاحب از مین پوری	ایضاً
جناب بابو ہرپرشاد صاحب از علیگڈہ -	عـہ ایضاً
جناب منشی گنبیر دیال صاحب بخشی چوکیداران چھاونی جالندھر -	۸/
جناب پادری جے نیگس صاحب از گجرات پنجاب -	۸/
جناب پادری برگن صاحب از انبالہ -	۸/
جناب پادری سی بی نیوٹن صاحب از لاہور -	۴/
جناب پادری گولکناتھ صاحب از جالندھر -	۱۲/
جناب بابو دانیل میلس صاحب از سباتو -	۵/
جناب پادری متھیاس صاحب از روپڑ -	
جناب پادری گارڈن صاحب از پنڈدادن خان -	
جناب پادری ہیٹ مین صاحب از امرتسر -	
جناب سی جی راجرس صاحب از امرتسر -	۹/
جناب پادری پی ایم زنکر صاحب از متہرا -	۱۰/
جناب پادری میبرز صاحب از منوں -	۱۲/
جناب بابو ہرنام چند صاحب انسپکٹر کان نمک از کوہاٹ -	۹/
جناب پادری ڈبلیو ہارپر صاحب از سیالکوٹ	۲/
جناب پادری مادھو رام صاحب از آگرہ -	۹/
جناب پادری ڈی ڈبلیو طامس از بریلی -	
جناب منشی حبیب اللہ صاحب از مادھوپور -	۱۴/
جناب منشی بدھو صاحب از گجرات -	۹/
جناب پادری رائیٹر صاحب از کانگڑہ -	۹/
جناب پادری تھوٹ صاحب از ڈیرہ اسمعیل خاں -	۱۴/
جناب مسٹر جے میکنزی صاحب از آگرہ -	۱۴/
جناب پادری ہیڈ از کیلانگ -	للعہ تا آخر ۱۸۷۶ء
لالہ میلا مل صاحب ساہوکار چھی واڑہ -	
جناب بابو ایم ویلی صاحب از لودیانہ	۱۴/
جناب منشی گنگا پرشاد از بسرام پور ممالک متوسط	
جناب منشی سوہن لال صاحب مدرس وسطی کنجروڑ -	
جناب بابو رام چندر صاحب سابق ڈائرکٹر مدارس ریاست پٹیالہ از دہلی	۱۴/
جناب لالہ روڑا مل صاحب ساہوکار از لودیانہ -	۹/
جناب مسٹر جے - اے روس صاحب بہادر از گوگانوہ -	۹/
جناب پادری گی - سی چٹرجی صاحب از ہوشیارپور -	للعہ
جناب منشی بھگوانداس صاحب داروغہ جیل لودیانہ -	۹/
جناب بابو جوالا پرشاد صاحب از لودیانہ -	۳/
جناب منشی اشرف علی صاحب کپتی کسٹ از لودیانہ -	۹/
جناب منشی عبد الغنی صاحب منشو ڈاکٹر از مالیر کوٹلہ -	۹/

امداد

ہم نہایت شکرگذار ہیں اُن صاحبوں کے جنہوں نے مجمع مبشر لودیانہ کو چندہ عطا فرمایا اسماء گرامی اُنکے ذیل میں درج ہیں ٭

جناب پادری ای ایم ویری صاحب پریزیڈنٹ یعنے اصلاح کار مجمع ہذا -	عـہ
جناب پادری ٹی پی نیوٹن صاحب -	عـہ
جناب بابو یو ٹی گھوس صاحب ہیڈ ماسٹر مشن سکول لودیانہ -	
ایک دوست از لودیانہ وخیر خواہ مجمع ہذا -	عـلہ
مسٹر نمسی ویلی صاحب -	۴/
مسٹر تھانیل چارلس صاحب -	۲/
بھائی مینی فاضل ممبر مجمع ہذا	۹/
بھائی صوبہ سنگھ صاحب -	۱۲/
بھائی بدھو صاحب -	۴/
بھائی ہیرا سنگھ صاحب -	۴/
بھائی ہرا سنگھ صاحب -	۳/
بھائی بسنت سنگھ صاحب -	۵/

مطبع امریکن مشن لودیانہ میں باہتمام پادری ویری صاحب کے چھپا